توسیع حرمین شریفین......تاریخ کے آئینے میں

تحریر: الشیخ عمر محمد البنیان

ترجمہ: مولانا جاراللہ ضیاء

مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

تقرب ایزدی کے حصول کیلئے عظیم ترین اور جلیل القدر اعمال صالحہ میں مساجد کی تعمیر سرفہرست ہے اور اگر وہ مسجد دنیا بھر کی تمام مسجدوں سے عظیم تر ہو تو اس کی سعادت وخوش بختی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ وہ عظیم ترین مسجد جو مسجد حرام کے مقدس نام سے موسوم ہے کعبۃ اللہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور جسے رب تعالیٰ نے لوگوں کیلئے مرجع اور باعث امن قرار دے رکھا ہے۔

> حرمین شریفین کی تجدید وتوسیع جیسا عظیم کار خیر خلفاء راشدین کے زریں ادوار، بعد ازاں اُموی وعباسی خلفاء، دولت عثمانیہ کے سلاطین اور عصر حاضر کی سعودی حکومت تک کو محیط ہے۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کے سنہری دور حکومت میں حرمین شریفین کی توسیع وتجدید اور تزئین وتحسین کے جس عظیم منصوبے کا اعلان ہوا وہ تاریخ اسلام کا بے نظیر منصوبہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین ۔ فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ومن دخلہ کان آمنا (آل عمران: 97-96)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ شریف میں ہے جو تمام دنیا کے لئے برکت وھدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے۔ اس میں جو آجائے امن والا ہو جاتا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق (الحج 27)

ترجمہ: اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پا پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی اور دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔ سورۃ بقرہ میں ہے:

واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا (البقرہ:125)

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے مقام رجوع اور مقام امن وراحت مقرر کیا۔

جس طرح متعدد آیات کریمہ اور احادیث نبویہ بیت اللہ کی قداست وحرمت کی دلیل ہیں اسی طرح کئی احادیث مبارکہ مسجد نبوی کی حرمت و شرف اور مقام ومرتبہ پر شاہد ہیں۔

مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد ، المسجد الحرام ، ومسجدی ھذا والمسجد الاقصی (بخاری و مسلم)

ترجمہ: تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف اسے افضل جانتے ہوئے سفر کرنا ناجائز ہے۔ وہ تین مسجدیں یہ ہیں۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ۔

ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

صلاۃ فی مسجدی افضل من الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام،

وصلاة في المسجد الحرام افضل من مائة الف صلاة فيما سواه (بخاري و مسلم)

ترجمہ: میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز مسجد حرام میں ادا کردہ نمازوں کے علاوہ ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مسجدوں میں ادا کردہ ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔ یہ بات تاریخی طور پر متحقق ہے کہ امت مسلمہ کے قائدین ہر زمانے اور ہر دور میں حرمین شریفین کی تجدید و توسیع اور تزئین و تحسین کیلئے گرانقدر کاوشیں کرتے رہے ہیں تاکہ انہیں زمانہ کی ارتقائی منازل سے ہم آہنگ کیا جا سکے اور ہر سال حج و عمرہ کی ادائیگی اور مسجد نبوی کی زیارت کیلئے آنے والے مسلمانان عالم کی بڑھتی ہوئی تعداد کیلئے مطلوبہ گنجائش اور جدید عصری سہولتیں فراہم کی جا سکیں۔

حرمین شریفین کی تجدید و توسیع جیسا عظیم کارِ خیر خلفاء راشدین کے زریں ادوار، بعد ازاں اُموی و عباسی خلفاء، دولت عثمانیہ کے سلاطین اور عصر حاضر کی سعودی حکومت تک کو محیط ہے۔

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کے سنہری دور حکومت میں حرمین شریفین کی توسیع و تجدید اور تزئین و تحسین کے جس عظیم منصوبے کا اعلان ہوا وہ تاریخ اسلام کا بے نظیر منصوبہ ہے۔

یہ عظیم القدر توسیعی منصوبہ صرف حرمین شریفین کا ہی احاطہ نہیں کرتا بلکہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، اور دیگر مشاعر مقدسہ کی تشکیل جدید، توسیع اور ان میں جدید ترین شہری سہولتوں کی فراہمی پر بھی مشتمل ہے۔ تاکہ زائرین کرام کو مذہبی فرائض و واجبات کی دائیگی کے دوران مکمل طور پر امن و سلامتی اور راحت و اطمینان کا ماحول فراہم کیا جا سکے۔

تعمیراتی اور توسیعی سرگرمیوں کے دوران اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا کہ زائرین حرمین شریفین کو حج و عمرہ کی ادائیگی کے دوران کسی قسم کی دقت و کلفت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ماہ صفر 1409ھ میں خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے مسجد الحرام کی تعمیر نو اور توسیعی منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا اور اسی سال جمادی الثانی میں اس پر کام کا آغاز ہوگیا جو کہ بتوفیق ایزدی ذوالقعدہ 1413ھ میں اختتام پذیر ہوا۔ اس توسیع کے نتیجے میں مسجد الحرام کی کل پیائش سات لاکھ ساٹھ ہزار مربع میٹر (760,000) تک پہنچ گئی جس پر عام حالات میں ایک لاکھ باون ہزار لوگ بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں علاوہ ازیں بیرون مسجد الحرام کو توسیع دی گئی اور اس رقبہ پر انتہائی قیمتی سنگ مرمر کا خوبصورت فرش لگا دیا گیا۔ اس طرح کل ملکر مسجد الحرام میں اس قدر توسیع کی گئی کہ اسمیں رش کے دوران دس لاکھ نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جہاں تک مسجد نبوی کی تعمیر نو اور توسیع کا تعلق ہے تو یہ حسن و رعنائی میں اپنی مثال آپ اور عمدگی و نفاست کے اعتبار سے مسلم فن تعمیر کا عظیم شاہکار ہے۔

حرم نبوی کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا کل رقبہ تین لاکھ چوراسی ہزار (384,000) مربع میٹر ہے۔ جس پر عام حالات میں سات لاکھ (700,000) اور رش کے ایام میں دس لاکھ (1,000,000) نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ شاہ فہد حفظہ اللہ نے مسجد نبوی کی توسیع کا سنگ بنیاد ماہ صفر 1405ھ بمطابق 1985ء کو رکھا۔ اس منصوبہ پر آٹھ سال تک کام ہوتا رہا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب کوئی سعودی شہری حرمین شریفین کی عظیم الشان توسیعی عمارتوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ان کی ضخامت، حسن و جمال اور عمدگی و مضبوطی کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے۔ اس وقت وہ اس سعادت پر نازاں و فرحاں ہوتا ہے کہ اس کا تعلق ایک ایسے خوش نصیب ملک سے ہے جو حرمین شریفین کی خدمت و حفاظت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ اور یہ کہ وہ ان بلاد مقدسہ کا شہری ہے۔ جہاں وحی الٰہی کا نزول ہوا اور جہاں سے اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا اور اسے نور توحید سے منور کرتا گیا۔

> **حرم نبوی کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا کل رقبہ تین لاکھ چوراسی ہزار (384,000) مربع میٹر ہے۔ جس پر عام حالات میں سات لاکھ (700,000) اور رش کے ایام میں دس لاکھ (1,000,000) نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ شاہ فہد حفظہ اللہ نے مسجد نبوی کی توسیع کا سنگ بنیاد ماہ صفر 1405ھ بمطابق 1985ء کو رکھا۔ اس منصوبہ پر آٹھ سال تک کام ہوتا رہا**

اس عظیم توسیعی منصوبہ کی تشکیل وتکمیل خادم الحرمین الشریفین کا دیرینہ خواب اوران کے دل کا ارمان تھی۔ اور یہ سنہرا خواب اس طرح شرمندہ تعبیر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کے نفاذ اور بہترین انداز میں اس کی تکمیل کی توفیق سے نوازا۔

اس عظیم القدر کاوش پر مسلمانان عالم رب تعالیٰ کے حضور رہتی دنیا تک ان کیلئے دست بدعا رہیں گے اللھم زد فزد

توسیع حرم مکی تاریخ کے آئینے میں

سیدنا ابراہیم خلیل اللہ اور ان کے فرزند جلیل سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام کے ہاتھوں کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل ہوئی تو اس کے اردگرد نہ تو کوئی دیوار تھی اور نہ ہی مستقل رہائشی مکانات۔ یہ ایک کھلا میدان تھا، مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر مختلف قبائل مثلاً عمالقہ، جرھم، خزاعہ، اور قریش وغیرھا مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں اور پہاڑی گذرگاہوں میں سکونت رکھتے تھے۔ یہ لوگ کعبہ مشرف کے تقدس واحترام کے پیش نظر جوار کعبہ میں رہائش اختیار کرنے سے احتراز کرتے تھے۔ پھر جب مکہ مکرمہ کی تولیت آنحضرت ﷺ کے پانچویں دادا قصی بن کلاب کے سپرد ہوئی تو انہوں نے قریش کے مختلف قبائل کو کعبۃ مشرفہ کے چاروں طرف اپنے رہائشی مکانات تعمیر کرنے کا حکم دیا تاکہ دیگر قبائل پر ان کی دھاک بٹھائی جا سکے اور وان کے ساتھ جنگ و جدال سے باز رہیں۔ چنانچہ قریش مکہ نے کعبہ مشرفہ کے اردگرد رہائش اختیار کرلی اور مطاف کوحسب سابق خالی رہنے دیا۔ قریش نے مکانات کی تعمیر کے دوران اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا کہ وہ کعبہ کی عمارت سے نہ تو اونچے ہوں اور نہ ہی اس کی طرح چوکور۔ اس دوران بیت اللہ کو نئے سرے سے تعمیر کیا گیا اور یہ تعمیر قبل ازیں کی تعمیر سے یکسر مختلف تھی۔

پہلی توسیع

خلیفہ راشد حضرت عمرؓ بن خطاب کے دور خلافت میں ایک زبردست سیلاب نے مکہ مکرمہ کو شدید طور پر متاثر کیا۔ سیلابی پانی کا ریلا بیت اللہ کے ایک کونے میں نصب حجر اسود کو بہا کر شہر کے نشیبی علاقہ میں لے گیا۔ خلیفۃ المسلمین کو اس کا علم ہوا تو آپ بنفس نفیس یہاں تشریف لائے اور حجر اسود کو اس کے اصل مقام پر دوبارہ نصب کروادیا۔ پھر زائرین کعبہ کی کثرت اور دن بدن نمازیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مسجد حرام کی توسیع کا پروگرام بنایا اوراس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آس پاس کے مکانات خرید کر انہیں مسجد میں شامل کرلیا گیا بعد ازاں اس کے اردگرد دیوار کھڑی کردی گئی اور آمد و رفت کیلئے اس میں متعدد دراوزے بنائے گئے۔ یہ 17ھ کی بات ہے۔

دوسری توسیع

مسجد الحرام میں دوسری توسیع خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفانؓ کے دورمسعود میں ہوئی۔ آپ نے مسجد کے صحن میں مزید رقبے کا اضافہ کیا۔ اس مقصد کیلئے آس پاس کے رہائشی مکانات خرید کئے گئے اور انہیں مسجد کے صحن میں شامل کردیا گیا۔ یہ 26ھ کی بات ہے۔

تیسری توسیع

65ھ کے دوران مسجد الحرام کی توسیع کا تیسرا مرحلہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ہاتھوں ہوا۔ آپ نے کعبۃ اللہ کی عمارت کو نئے سرے سے تعمیر کرانے کے بعد مسجد کی مشرقی جنوبی اور شمالی سمتوں سے اس کی توسیع کی، اس مقصد کیلئے کچھ مزید مکانات خرید کرانہیں مسجد میں شامل کر لیا گیا۔

چوتھی توسیع

یہ توسیع واضافہ 91ھ کے دوران اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دورحکومت میں ہوا۔ جو کہ مسجد کی شمالی سمت سے کیا گیا۔ ولید کے باپ

شاہ فیصل مرحوم کے دور میں مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم ماہرین فن تعمیر کی بڑی تعداد نے شرکت کی اس کانفرنس کا بنیادی مقصد مسجد حرام کی ازسرنوتعمیر اور سابقہ ڈیزائن کے امکانی متبادل کی تلاش کیلئے سٹڈی کرنا تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء نے عثمانی ترکوں کے دور کی عمارت کے زیادہ تر حصے کو تبدیل کرنے کی سفارش کی مگر شاہ فیصلؒ نے اس سے اتفاق نہ کیا، ان کے نزدیک حرم پاک کی پرانی عثمانی عمارت کو باقی رکھنا زیادہ موزوں قرار پایا نیز یہ کہ نئی عمارت کوقدیم وجدید کے امتزاج کا بہترین نمونہ ہونا چاہئے۔ لہٰذا ان کی رائے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حرم پاک کی نئی عمارت کو اس انداز میں تعمیر کیا گیا کہ قدیم عثمانی عمارت اور جدید ڈیزائن کی حاصل توسیعی عمارتیں ایک دوسری سے ہم آہنگ نظر آنے لگیں۔

نے مسجد کی تعمیر و تزئین کیلئے جو کچھ کیا تھا ولید نے اس سب کچھ کا صفایا کر دیا اور مسجد کو انتہائی مضبوط اور پختہ انداز میں نئے سرے سے تعمیر کیا۔ ولید وہ پہلا شخص ہے جس نے مسجد کی خوبصورتی کیلئے مصر اور شام سے سنگ مرمر درآمد کیا۔

پانچویں توسیع

اس توسیع کا شرف عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کو حاصل ہوا۔ 137ھ میں منصور نے مکہ مکرمہ کے گورنر کو اس کام کیلئے پابند کیا تو اس نے شام کی سمت میں دارالندوہ کی طرف اور مسجد کے زیریں حصے کی طرف سے باب عمرہ کے مینار اور وہاں سے مغربی سمت میں سیدھے رخ باب ابراہیم تک توسیع کی۔ منصور کے دور میں ہونیوالی توسیع سے مسجد حرام پہلے سے دگنی ہوگئی۔ منصور نے اپنی خوش ذوقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سونے اور رنگا رنگ دیدہ زیب پتھروں سے مسجد کو آراستہ کیا اور مختلف قسم کے نقوش سے اس کی زیبائش میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ منصور وہ پہلا شخص ہے جس نے حجر اسود کے ارد گرد سنگ مرمر کا جڑاؤ کیا۔ توسیع کا یہ عمل 137ھ سے 140ھ تک جاری رہا۔

چھٹی توسیع

مسجد حرام کی توسیع کا چھٹا منصوبہ عباسی خلیفہ محمد مہدی کے دور میں 161ھ اور 164ھ کے مابین تین سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔ محمد مہدی کے ہاتھوں توسیع حرم مکی کا یہ اضافہ ان عمومی اضافوں کے برابر رہا۔ جو حضرت عمر بن خطابؓ کے دور سے منصور کے دور تک وقتاً فوقتاً ہوتے رہے تھے۔ چونکہ یہ توسیع مسجد حرام کے چاروں طرف کو محیط رہی لہٰذا کعبۃ مشرفہ حرم شریف کے درمیان آ گیا۔

ساتویں توسیع

یہ توسیع عباسی خلیفہ معتصم باللہ کے دور میں ہوئی جو کہ 281ھ سے 284ھ تک جاری رہی۔ یہ اضافہ مسجد حرام کی چوکور عمارت سے بیرون دو جہتوں پر مشتمل تھا۔ یعنی شمالی سمت، جو کہ آج کل باب ازدودہ کے نام سے معروف ہے اور مغربی سمت جو کہ آج کل (رحبۃ ابراہیم) کے نام سے موسوم ہے۔

> اگر مشیت ایزدی ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو یہ تصور کرنا بھی ناممکن تھا کہ کسی دن مسجد نبوی قدیم مدینہ منورہ کے کل رقبہ کو محیط ہوگی اور یہ لاکھوں زائرین کو اپنے دامن میں سمیٹ سکے گی

آٹھویں توسیع

مسجد حرام کی توسیع کا آٹھواں منصوبہ عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور میں 306ھ کو مکمل ہوا۔ اس غرض کیلئے باب الخیاطین، باب بنی جمح اور ان کے درمیانی حصہ کو مسجد حرام میں شامل کیا گیا۔ مذکورہ بالا دونوں دروازوں کے متبادل کے طور پر ایک نیا دروازہ بنایا گیا اور اسے باب ابراہیم کے نام سے موسوم کیا گیا۔

حرم مکی کے یہ توسیعی منصوبے خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطابؓ کے زریں دور سے لیکر عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور تک پایہ تکمیل کو پہنچتے رہے۔

اس وقت سے لے کر عصر حاضر میں سعودی حکومت کے عظیم توسیع منصوبے کے آغاز تک مسجد حرام میں جو کچھ بھی ہوا ہے۔ وہ اسے خوب سے خوب تر بنانے اس میں وقت کے تقاضوں کے مطابق سہولتیں فراہم کرنے اور اس کے آس پاس مدارس کے قیام اور ان جیسے دیگر اعمال سے عبارت ہے۔ جسے مختلف ادوار میں مختلف مسلم حکمران اور عثمانی سلاطین سرانجام دیتے رہے۔

مسجد حرام کیلئے سعودی حکومت کی خدمات جلیلہ

جیسا کہ قبل ازیں ذکر ہوا عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے دور حکومت میں 306ھ کے بعد مسجد حرام کے رقبہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا تھا جبکہ مرور ایام کے ساتھ اس کے ارد گرد رہائشی، کاروباری اور دیگر عمارتوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا نتیجۃً حرم تک پہنچنے کے تمام راستے تنگ ہو گئے جس کی وجہ سے جمعہ اور عیدین کے موقعوں پر بڑا رش ہونے لگا جبکہ ایام حج اور رمضان المبارک کے دوران اس میں کئی گنا مزید اضافہ ہو جاتا۔

سعی اور حرم کے درمیان رہائشی مکانات، تجارتی مرکز اور دیگر کئی عمارتیں حائل ہوگئیں اور نوبت یہاں تک آن پہنچی کہ مسعیٰ شارع عام بن کر رہ گیا اور اس کے دونوں طرف دوکانیں بن گئیں۔ ایسے عالم میں سعی کرنے والوں کو بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ پھر ایشیا اور افریقہ میں عالم اسلام کے رقبہ اور آبادی میں مسلسل اضافے، بحری، بری اور فضائی ذرائع مواصلات کی ترقی اور اسلامی معاشروں میں اقتصادی اور اجتماعی زندگی میں بہتری کرنے کی وجہ سے دن بدن حرمین شریفین میں زائرین کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا جو کہ حج، جمعہ اور عیدین کے مواقع پر اپنی آخری حدود کو چھونے لگتا۔ دریں

حالات حرمین شریفین کی توسیع ، اس کی تحسین و تجمیل اور جدید عصری سہولتوں کی فراہمی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی۔

ان مقاصد کے حصول کیلئے 1344ھ میں شاہ عبدالعزیزؒ نے حرم مکی کی توسیع اور اس میں ہمہ گیر قسم کی ترجیحات و اصلاحات کا حکم صادر کرتے ہوئے اس کیلئے ابتدائی طور پر مبلغ دو ہزار ذھبی جنسیہ کے عطیہ کا اعلان فرمایا۔ 1346ھ میں جب یہ منصوبہ اختتام پذیر ہوا تو حرم مکی میں پہلے سے تقریبا بیس گنا اجافہ ہو چکا تھا۔ اس دوران تاریخ میں پہلی بار مسعٰی (سعی کرنے کی جگہ) پر فرش لگایا گیا اور نمازیوں کو سورج کی تپش سے بچانے کیلئے چھتریاں نصب کی گئیں۔ علاوہ ازیں حرم پاک کو خوبصورت بنانے کیلئے متعدد اقدامات کئے گئے۔

1346ھ کے آغاز میں شاہ عبدالعزیزؒ نے مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ کی تیاری کیلئے کارخانہ قائم کرنے کا حکم دیا جو تقریبا چھ ماہ کی مختصر مدت میں مکمل ہو گیا یہ کارخانہ 1358ھ تک کام کرتا رہا۔

جہاں تک سعودی حکمران شاہ سعودؒ کا تعلق ہے تو انہوں نے تین مراحل میں بیت اللہ کی ہمہ گیر توسیع و تعمیر کا حکم صادر کیا، اس کے لئے مسعی کے گرد و نواح میں واقع رہائشی اور تجارتی عمارتیں گرادی گئیں۔ مروہ پہاڑی کے قرب میں واقع بلڈنگیں بلڈوز کر دی گئیں اور مسعی کو ڈبل سٹوری بنا دیا گیا۔ مسعٰی کے عمل کو آسان بنانے کیلئے مسعی کو دو رویہ بناتے ہوئے درمیان میں آڑ کھڑی کر دی گئی۔ حرم پاک کے مشرق کی طرف سولہ دروازے لگائے گئے، مسعی کی دوسری منزل تک پہنچنے کیلئے دو سیڑھیاں بنائی گئیں اور سیلابی پانی کی نکاسی کیلئے خصوصی فنڈ قائم کیا گیا۔ علاوہ ازیں جنوبی برآمدہ اور جنوب مغربی و شمالی برآمدوں کے باقی ماندہ حصوں کو پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ قبل ازیں مسجد حرام کا کل رقبہ انتیس ہزار ایک سو ستائیس (29,127) مربع میٹر تھا جس میں اس توسیع کے بعد ایک لاکھ اکتیس ہزار اکتالیس (131,041) مربع میٹر کا مزید اضافہ ہوا اس طرح حرم مکی کی کل مساحت ایک لاکھ ترانوے ہزار (193,000) مربع میٹر تک پہنچ گئی جس میں چار لاکھ (400,000) نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے تھے۔

یاد رہے شاہ سعودؒ کا یہ توسیعی منصوبہ کعبہ مشرفہ کی ترمیم، مطاف کی توسیع اور مقام ابراہیم کی تجدید پر مشتمل تھا۔

شاہ فیصل مرحوم کے دور میں مکہ مکرمہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم ماہرین فن تعمیر کی بڑی تعداد نے شرکت کی اس کانفرنس کا بنیادی مقصد مسجد حرام کی از سر نو تعمیر اور سابقہ ڈیزائن کے امکانی متبادل کی تلاش کیلئے سٹڈی کرنا تھا۔ کانفرنس کے اختتام پر شرکاء نے عثمانی ترکوں کے دور کی عمارت کے زیادہ تر حصے کو تبدیل کرنے کی سفارش کی مگر شاہ فیصلؒ نے اس سے اتفاق نہ کیا، ان کے نزدیک حرم پاک کی پرانی عثمانی عمارت کو باقی رکھنا زیادہ موزوں قرار پایا نیز یہ کہ نئی عمارت کو قدیم وجدید کے امتزاج کا بہترین نمونہ ہونا چاہئے۔ لہٰذا ان کی رائے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے حرم پاک کی نئی عمارت کو اس انداز میں تعمیر کیا گیا کہ قدیم عثمانی عمارت اور جدید ڈیزائن کی حاصل توسیعی عمارتیں ایک دوسری سے ہم آہنگ نظر آنے لگیں۔

شاہ فیصلؒ کے دور میں حرم مکی کی اصل عمارت کے پہلو میں دو نئے بلاک تعمیر کئے گئے، قدیم عمارت کی تجدید کی گئی، آس پاس کے راستوں کو وسیع کیا گیا اور کاروباری مراکز قائم کئے گئے۔ مکہ مکرمہ میں غلاف کعبہ تیار کرنے کا جو کارخانہ بند پڑا تھا اسے دوبارہ چالو کرنے کا حکم بھی آپ ہی نے دیا۔

شاہ خالدؒ کے دور حکومت میں بھی حرم پاک کی خدمت اور زائرین حرم کو جدید عصری سہولتیں فراہم کرنے کا کام جاری وساری رہا۔ اسی دور میں آب زمزم کو دور دور تک پہنچانے کا معقول انتظام کیا گیا زائرین کرام کیلئے متعدد دائمی سہولتیں فراہم کی گئیں۔ آپ ہی کے دور میں حرم پاک کی دوسری منزل کا برآمدہ مکمل کیا گیا اور ترمیم واصلاح کے کئی منصوبوں پر مستقل انداز میں کام ہوتا رہا۔ حرم شریف تک آمد و رفت کو آسان بنانے کیلئے اس کے آس پاس کے

> جب بھی کوئی شخص حرمین شریفین کے سامنے کھڑا ہوتا اور ان میں کی گئی توسیعات اور تجمیلات وتحسینات کا مشاہدہ کرتا ہے تو ان کی قدر و منزلت کی عظمت و رفعت، ان کے حجم کی ضخامت، حسن و جمال اور رونق و تروتازگی اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور وہ بیت اللہ الحرام اور مسجد نبوی کی خدمت و زیارت کو اپنے لئے باعث صد فخر و اعزاز خیال کرتا ہے

پہاڑوں میں نئی سرنگیں بنائی گئیں۔ غلاف کعبہ تیار کرنے والے کارخانے کی نئی عمارت کا افتتاح بھی اسی دور میں ہوا۔

شاہ فہد کے دور میں حرمین شریفین کی تعمیرو توسیع

1402ھ (1982) میں سعودی حکومت کی زمام اقتدار خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیزؒ نے سنبھالی تو انہوں نے حرم مکی اور مسجد نبوی کی توسیع کے عظیم الشان منصوبے کا خواب دیکھا اور پھر یہ خواب ان کے ہی دور مسعود میں انہیں کے ہاتھوں شرمندۂ تعبیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حرمین شریفین کے عظیم توسیعی منصوبے پر عمل پیرا ہونے کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

اس عظیم منصوبے کی تکمیل اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ وہ حرمین شریفین کی خدمت کو بڑی اہمیت دیتے اور اسے بڑی سعادت خیال کرتے ہیں۔

آپ نے تین جمادی الثانی 1412ھ کے دن مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے موقعہ پر فرمایا: میں کئی سالوں سے حرمین شریفین کے توسیعی منصوبے کی کامیابی کا خواب دیکھ رہا تھا۔ جب میں نے بعض لوگوں کے سامنے اس کا اظہار کیا تو انہوں نے اسے ہنسی میں اڑا دیا لیکن اللہ عزوجل اس ارض مقدس کی حکومت اور اس کے عوام کیلئے یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اس عظیم سعادت سے ضرور مشرف ہونگے آپ نے مزید فرمایا:

اگر مشیت ایزدی ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو یہ تصور کرنا بھی ناممکن تھا کہ کسی دن مسجد نبوی قدیم مدینہ منورہ کے کل رقبہ کومحیط ہوگی اور یہ لاکھوں زائرین کو اپنے دامن میں سمیٹ سکے گی۔

حرم مکی اور حرم مدنی کے گوشے گوشے میں عمدگی ونفاست اور تعمیراتی فن مضبوطی کی رعنائی کا تصور کرنا بھی مشکل تھا۔ جبکہ آج ہم یہ سب کچھ ایک حقیقت کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔

جب بھی کوئی شخص حرمین شریفین کے سامنے کھڑا ہوتا اور ان میں کی گئی توسیعات اور تجمیلات وتحسینات کا مشاہدہ کرتا ہے تو ان کی قدرومنزلت کی عظمت ورفعت، ان کے حجم کی ضخامت، حسن وجمال اور رونق وتروتازگی اس کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے اور وہ بیت اللہ الحرام اور مسجد نبوی کی خدمت وزیارت کو اپنے لئے باعث صدفخر واعزاز خیال کرتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حرمین شریفین، حجاج کرام اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ ایسے دو مقدس شہروں کی خصوصی نگہداشت کو سعودی حکومت کے بانی شاہ عبدالعزیزؒ کے دور سے ہی بڑی اہمیت حاصل رہی ہے اور بحمد للہ تعالیٰ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اس امر کی تائید خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے اس بیان سے ہوتی ہے۔ جو انہوں نے 23 ربیع الاول 1409ھ کو مدینہ منورہ کی زیارت سے مشرف ہونے کے موقعہ پر دیا۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا ''ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بجالاتے ہیں کہ اس نے ہم سب کو دو مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مقدور بھر خدمت کرنے کی سعادت سے نوازا۔ یاد رہے کہ ہماری ان تمام مسائی کا مقصد وحید فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران ضیوف الرحمٰن کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا اور انہیں امن وراحت سے ہمکنار کرنا ہے۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ میں ہماری کاوشوں کا بھی یہی مقصد تھا اور اب حرم مدنی کی تعمیر اور عظیم توسیع کی سرگرمیوں کے پیچھے بھی یہی قابل قدر جذبہ کارفرما ہے۔ آپ نے مزید فرمایا، ہمارے یہ منصوبے ابتدائی نوعیت کے ہیں، عنقریب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں مقدس شہروں میں متعدد ترقیاتی اور توسیعی منصوبوں پر کام کا آغاز ہونے کو ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع

خادم الحرمین الشریفین الملک شاہ فہد بن عبدالعزیز حفظہ اللہ نے فرمایا: ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف بجالاتے ہیں کہ اس نے ہم سب کو دو مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مقدور بھر خدمت کرنے کی سعادت سے نوازا۔ یاد رہے کہ ہماری ان تمام مساعی کا مقصد وحید فریضہ حج کی ادائیگی کے دوران ضیوف الرحمٰن کو تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرنا اور انہیں امن وراحت سے ہمکنار کرنا ہے۔ قبل ازیں مکہ مکرمہ میں ہماری کاوشوں کا بھی یہی مقصد تھا اور اب حرم مدنی کی تعمیر اور عظیم توسیع کی سرگرمیوں کے پیچھے بھی یہی قابل قدر جذبہ کارفرما ہے۔ آپ نے مزید فرمایا، ہمارے یہ منصوبے ابتدائی نوعیت کے ہیں۔ عنقریب مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں مقدس شہروں میں متعدد ترقیاتی اور توسیعی منصوبوں پر کام کا آغاز ہونے کو ہے۔ حرمین شریفین کی توسیع اور ان کی تحسین وتجمیل سعودی حکومت کے ایجنڈے پر سرفہرست ہے۔ ہم اور ہمارے عوام بتوفیق اللہ تعالیٰ اس مشن میں ضرور کامیاب ہونگے''۔

اور ان کی تحسین و تجمیل سعودی حکومت کے ایجنڈے پر سرفہرست ہے۔ ہم اور ہمارے عوام بتوفیق اللہ تعالیٰ اس مشن میں ضرور کامیاب ہونگے''۔

شاہ فہد کو پہلے ہی دن یہ احساس ہو گیا تھا کہ جب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ترقیاتی کام شروع نہیں کئے جاتے اس وقت تک حرمین شریفین کی توسیع ناکافی اور بے مقصد رہے گی چنانچہ آپ حفظہ اللہ نے دونوں شہروں میں ترقیاتی کام شروع کرنے کا حکم صادر فرمایا: خادم الحرمین الشریفین کے حکم کی تعمیل میں حرم مکی اور حرم مدنی کے ساتھ ساتھ دونوں شہروں میں بھی ترقیاتی سرگرمیاں شروع کر دی گئیں۔ ان منصوبوں کے تحت دونوں شہروں میں کئی سرنگیں بنائی گئیں متعدد پل اور سڑکیں بنائی گئیں۔ فراہمی آب اور بجلی کی ترسیل کی متعدد نئی سکیمیں مکمل ہوئیں اور پہلے سے موجود سہولتوں کو مزید بہتر بنایا گیا۔ ہر جگہ اور ہر وقت ٹیلی فون کی جدید ترین سہولت فراہم کی گئی اور عوام کو تفریحی سہولتیں فراہم کرنے کیلئے متعدد تفریحی پارک بنائے گے۔

یہ تمام سکیمیں انتہائی دشوار گزار علاقوں میں جدید ترین مشینری کو کام میں لاتے ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچائی گئیں۔

اگرچہ اس قسم کے علاقوں میں اس قسم کے منصوبوں کو مکمل کرنا دشوار ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور عزائم کی پختگی وسچائی نے رنگ جمایا اور تمام مطلوبہ اہداف مقررہ مدت کے اندر اندر حاصل کر لئے گئے۔ وللہ الحمد و المنة

شاہ فہد کے دور میں حرم مکی کی توسیع

خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور حکومت میں حرم مکی کی تعمیر و توسیع کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

مسجد حرام کی پہلے سے موجود عمارت کے مغرب میں منی مارکیٹ کے علاقے میں باب العمرہ اور باب الملک کے درمیان نئی عمارت کا اضافہ کیا گیا، گراؤنڈ فلور اور پہلی منزل سمیت اس توسیعی عمارت کا کل رقبہ 76 ہزار مربع میٹر ہے۔ جس میں تقریباً 1 لاکھ 52 ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ حصہ خوبصورت سنگ مرمر کے فرش سے آراستہ ہے۔ اس طرح منی مارکیٹ کی سمت صحن کے باقی ماندہ حصے کو مکمل کرنے کے بعد اسمیں دل آویز فرش لگایا گیا۔ جس کا اجمالی رقبہ 85 ہزار 8 سو مربع میٹر ہے۔ اور اس میں ایک لاکھ نوے ہزار (190,000) نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

اس حصہ پر بھی انتہائی خوبصورت سنگ مرمر کا فرش بچھایا گیا ہے اسی طرح مسجد حرام (جس میں حالیہ توسیع کے بعد مسجد کی تمام عمارت ،چھتیں اور صحن شامل ہیں) کا کل رقبہ 35 ہزار 6 سو مربع میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ جس پر 7 لاکھ 73 ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رش کے دنوں میں اس تعداد کو 10 لاکھ تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

دروازے اور مینار

جدید توسیع سے قبل حرم مکی کے اٹھارہ عام اور تین مرکزی دروازے تھے۔ دوران توسیع ایک مرکزی دروازے کا اضافہ کیا گیا۔

قبل ازیں مسجد حرام سات میناروں پر مشتمل تھی ان میں دو میناروں کا اضافہ کیا گیا۔ ہر ایک مینار کی بلندی 89 میٹر ہے۔ نئے مینار صوری اور معنوی اعتبار سے پہلے سے موجود سات میناروں جیسے ہیں۔

نمازیوں کی آمدو رفت

زائرین کرام اور نمازی حضرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حرم پاک میں بڑی توسیع کی گئی دوسری منزل اور اس کی چھت پر نماز ادا کرنے کی سہولت پیدا کی گئی اور وہاں تک لوگوں کی نقل وحرکت کو آسان بنانے کی غرض سے مسجد میں دو نئے بلاک تعمیر کر کے ان میں متحرک سیڑھیاں نصب کی گئیں، ان میں سے ایک بلاک توسیعی عمارت کے شمال کی طرف جبکہ دوسرا جنوب کی طرف واقع ہے۔ ہر بلاک کا رقبہ 375 مربع میٹر ہے۔ اور ہر بلاک میں دو دو متحرک سیڑھیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کی طاقت 15 صد آدمی فی گھنٹہ ہے۔ یاد رہے یہ سیڑھیاں ان متحرک سیڑھیوں کے علاوہ ہیں جو عمارت کی حدود کے اندر مرکزی دروازے کے

زائرین کرام اور نمازی حضرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر حرم پاک میں بڑی توسیع کی گئی دوسری منزل اور اس کی چھت پر نماز ادا کرنے کی سہولت پیدا کی گئی اور وہاں تک لوگوں کی نقل وحرکت کو آسان بنانے کی غرض سے مسجد میں دو نئے بلاک تعمیر کر کے ان میں متحرک سیڑھیاں نصب کی گئیں، ان میں سے ایک بلاک توسیعی عمارت کے شمال کی طرف جبکہ دوسرا جنوب کی طرف واقع ہے۔ ہر بلاک کا رقبہ 375 مربع میٹر ہے۔ اور ہر بلاک میں دو دو متحرک سیڑھیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کی طاقت 15 صد آدمی فی گھنٹہ ہے

دونوں طرف نصب ہیں۔

الغرض حدود حرم اور جدید توسیعی عمارت میں کل سات مقامات پر متحرک سیڑھیاں لگائی گئیں ہیں تا کہ زائرین حرم کی خدمت کا فریضہ خوش اسلوبی سے انجام دیا جاسکے۔

تعمیری امتیازات:

مکی حرم پاک میں توسیعی عمارت دو منزلہ ہے اور اسمیں کل 1453 ستون ہیں۔حرم کے مرکزی دروازے کے بالمقابل نئی عمارت کے تقریباً وسط میں تین گنبد کھڑے کئے گئے ہیں ہر گنبد کی بلندی 13 میٹر ہے۔ اور یہ اپنے بیرونی ڈیزائن کے اعتبا سے حرم کی چھت پر پہلے سے موجود گنبدوں کے ہم شکل ہیں۔ اس عمارت میں 1 لاکھ 11 ہزار 750 مکعب میٹر کنکریٹ اور 12 ہزار 27 سوٹن لوہا استعمال کیا گیا۔ توسیعی عمارت کے دونوں طرف دو پاور اسٹیشن قائم کئے گئے تا کہ حرم شریف کو بجلی کی فراہمی میں کوئی تعطل پیدا نہ ہونے پائے ہر اسٹیشن میں 1,6 پاور کے تین تین جنریٹر نصب ہیں۔

جہاں تک لائٹنگ سسٹم کا تعلق ہے تو یہ برقی ترسیل کے سابقہ سسٹم سے بالکل الگ اور مستقل حیثیت کا حامل اور اعلیٰ ترین معیار کا ہے۔انتظامی روابط کو مستحکم بنانے کیلئے داخلی میکروفون سسٹم کا جال بچھا کرا سے پہلے سے موجود نظام سے مربوط کر دیا گیا ہے۔عمارت کے اس حصے میں مزید گھڑیاں نصب کی گئی ہیں اور انہیں گھڑیوں کے اس مرکزی نظام سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ جو کہ حرم پاک میں پہلے سے کام کر رہا ہے۔آگ سے خبر دار کرنے والے سسٹم اور ٹیلی فون نظام کو پہلے سے جدید بہتر اور وسیع کیا گیا ہے۔ یہ توسیع حرم کی موجودہ عمارت کی منزلوں کے دائرہ میں اضافہ سے عبارت ہے جو کہ گراؤنڈ فلور اور پہلی منزل پر مشتمل ہے توسیعی عمارت کے اندرونی موسم کو خوشگوار بنانے کیلئے کھڑکیوں کے بالمقابل ائرکنڈیشنڈ سسٹم کے سوراخوں سے ٹھنڈی ہوا اندر داخل ہوتی ہے۔اس ہوا کو تحریک دینے کیلئے ستونوں پر برقی پنکھے نصب ہیں۔ عمارت کو ٹھنڈا رکھنے کیلئے کونی کے علاقے میں ایک پلانٹ لگایا گیا ہے جو ٹھنڈک فراہم کرنے والی متعدد مشینوں، پانی کے پمپوں اور کنٹرولی نظام پر مشتمل ہے اس پلانٹ کی پاور 45 ہزار ٹن ہے۔

سروسز کی فراہمی کیلئے زیر زمین راستہ بنایا گیا ہے۔ جو حرم شریف اور مرکزی اسٹیشن کو باہم مربوط کرتا ہے۔دو میٹر لمبی سرنگ میں آب رسانی کیلئے پائپ بچھائے گئے ہیں اور اسے روشن اور ہوا دار رکھنے کیلئے جملہ مطلوبہ وسائل اور کنٹرولر مشینری سے لیس کیا گیا ہے۔

حرم شریف کی قدیم اور جدید توسیعی عمارت میں بارشی پانی کی نکاسی، آب زمزم کی فراہمی، مستعمل پانی کے اخراج اور آگ بجھانے کا انتہائی جدید اور معقول بندوبست کیا گیا ہے۔

مسعیٰ کے آس پاس کے حصوں کو نماز کی ادائیگی کے قابل بنانے کیلئے اس کے مشرقی حصے کو وسیع کرنا اور زیر زمین طہارت خانوں، وضو گاہوں اور لوہے کے پلوں کو ہٹانا ضروری تھا جس کے نتیجے میں 41 ہزار مربع میٹر رقبہ میسر آیا۔اس میں سے 31 ہزار 500 مربع میٹر رقبہ کی فرش بندی کر کے اسے ادائیگی نماز کے قابل بنایا گیا۔

مسعیٰ کے شمال کی طرف دو منزلہ نئی عمارت تعمیر کی گئی اور اس میں طہارت خانے، اور وضو گاہیں بنادی گئیں اس جگہ 1440 طہارت خانے، 1091 وضوء کی ٹونٹیاں اور 162 پینے کے پانی کے پوائنٹ ہیں۔

اس جگہ سے جائے نماز تک متعدد راستے بنائے گئے تا کہ ٹریفک میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کئے بغیر آسانی سے لوگوں کی آمد و رفت کو ممکن بنایا جاسکے۔

مکی حرم پاک میں توسیعی عمارت دو منزلہ ہے اور اسمیں کل 1453 ستون ہیں۔حرم کے مرکزی دروازے کے بالمقابل نئی عمارت کے تقریباً وسط میں تین گنبد کھڑے کئے گئے ہیں ہر گنبد کی بلندی 13 میٹر ہے۔اور یہ اپنے بیرونی ڈیزائن کے اعتبا سے حرم کی چھت پر پہلے سے موجود گنبدوں کے ہم شکل ہیں۔اس عمارت میں 1 لاکھ 11 ہزار 750 مکعب میٹر کنکریٹ اور 12 ہزار 27 سوٹن لوہا استعمال کیا گیا۔توسیعی عمارت کے دونوں طرف دو پاور اسٹیشن قائم کئے گئے تا کہ حرم شریف کو بجلی کی فراہمی میں کوئی تعطل پیدا نہ ہونے پائے ہر اسٹیشن میں 6 , 1 پاور کے تین تین جنریٹر نصب ہیں۔

منی مارکیٹ میں سرنگوں کی تعمیر

منی مارکیٹ کی سرنگ شارع ام القریٰ اور شارع جبل کعبہ سے شروع ہو کر شارع جیاد تک جاتی ہے، یہ سرنگ دو الگ الگ راستوں پر مشتمل ہے جن کے درمیان میں حد فاصل کھینچ دی گئی ہے ایک راستہ غرب مکہ اور جدہ کی طرف سے آنے والے جبکہ دوسرا مشرق مکہ اور مشاعر مقدسہ کی طرف سے آنے والے لوگ استعمال کرتے

بقیہ صفحہ نمبر 15 پر